بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
ٹیلیفون نمبر ۳۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۸۱
روزنامہ
الفضل
دوشنبہ
قادیان
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے کان کی درد کلیۃً رفع نہیں ہوئی ۔ البتہ نسبتاً افاقہ ہے ۔ نیز آج پاؤں میں درد نقرس کی شکایت شروع ہوگئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تاحال بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

آج شام مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے دارالرحمت کی ہمشیرہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔

جلد ۳۵ | ۲۳ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش | ۳ شعبان ۱۳۶۶ ھ | ۲۳ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۴۲

پاکستان اور ہندوستان کے اچھوت

تقسیم سے جن مظلوموں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ۔ وہ اچھوت اور دلت اقوام ہیں ۔ ان کے نقصان کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ۳ جون والی تجویز میں ان کا ذکر تک نہیں ۔ حالانکہ ہندوستان میں ان کی صحیح تعداد ہندوؤں سے بھی زیادہ ہے ۔ یہ تقسیم صرف کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان ہوئی ہے ۔ مسلم لیگ سوائے چند اکادکا نیشنلسٹوں کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے ۔ اور جو علاقہ اس کے سپرد کیا گیا ہے ۔ اس میں بلاشبہ اکثریت اس کے عقیدتمندوں کی ہے ۔ جن چند مسلمانوں کو اس سے اختلاف ہے ۔ وہ زیادہ تر ذاتی اختلاف ہے ۔ ان میں سے سیاسی اختلاف رکھنے والوں کی تعداد بہت ہی ناقابل اعتنا ہے ۔ جن کا بھی پاکستان بننے کے بعد لیگی خیالات قبول کر لینا نہایت اغلب ہے ۔ مزید برآں اسلام میں چونکہ بنیادی حقوق تمام بنی نوع انسان کے لئے یکساں ہیں ۔ اور مسلمان اس اصول کے عملاً بھی سختی سے پابند ہیں ۔ پاکستان میں کسی اقلیت کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ۔ اس لئے پاکستان میں اچھوتوں کو بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اگر پاکستان کے اچھوت اسلام قبول کر لیں تو ان کی پوزیشن وہی ہو جائیگی جو مسلمانوں کی ۔

اس کے برخلاف جو علاقہ کانگرس کے سپرد ہوا ہے ۔ اس میں سخت مشکل یہ ہے کہ گو کانگرس اس وقت زبانی ہر قوم کی نمائندگی کی دعویدار ہے ۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ۔ کانگرس کے تمام کے تمام سرکردہ لیڈر ورن آشرمی ہندو ہیں ۔ اور وہ بھی ہندو سرمایہ داری کے رہین منت ۔ بعض موافق حالات کی وجہ سے اور سرمائے کے زور پر ان لیڈروں نے بظاہر اتنا رسوخ اور اثر پیدا کر لیا ہے ۔ اور اپنی ہوشیاری سے نمائشی اصولوں کو اس قدر اچھال رکھا ہے ۔ کہ نہ صرف برطانیہ بلکہ مسلمان ۔ اچھوت اور دیگر غیر ورن آشرمی اقوام بھی ابھی تک ان سے مرعوب ہیں ۔ یا کسی اور طرح سے ان کی زبان بندی کر دی گئی ہے ۔ لیکن یہ طلسماتی تانا بانا گو اس وقت نہایت مضبوط نظر آتا ہے حقیقت میں نہایت کمزور اور عارضی ہے اور کسی وقت بھی ٹوٹ سکتا ہے ۔ کیونکہ اس وقت تو یہ لیڈر اپنی مطلب برآری کے لئے مساوات کی راگنیاں گا رہے ہیں ۔ اور تمام ہندوستان کی فضا ان سے پُر ہے ۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ اپنے گہرے فطری رجحانات کو وہ زیادہ دیر تک دبائے رکھیں ۔ کانگرس کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود سخت ہوشیاری کے بھی اس کی ذہنیت خود بخود بے نقاب ہو جاتی رہی ہے ۔ بفرض محال اگر مان بھی لیا جائے کہ ان لیڈروں کی ذہنیت بدل چکی ہوئی ہے ۔ اور وہ تمام افراد میں حقیقی مساوات کے خواہشمند ہیں ۔ تو اس صورت میں بھی یہ سخت دقت ہے ۔ کہ جن لوگوں کی وہ نمائندگی کر رہے ہیں ۔ وہ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے ۔ کیونکہ ان کی فطرت نہیں بدلی ۔ ظاہر ہے کہ نوکر آقا کی خواہشات کے خلاف نہیں چل سکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ کانگرسی لیڈروں کے دل میں جمہوریت کا تصور صرف اسی قدر ہے ۔ کہ ورن آشرمی ہندو ہی حقیقی آزادی حاصل کریں ۔ اور دیگر اقوام صرف تحفظ حقوق کی نعمت پر ہی قناعت کریں ۔ اس لئے کانگرسی علاقے میں سب سے زیادہ نازک اور قابل رحم معاملہ اچھوتوں کا ہے ۔ چند مندروں میں داخل ہونے کی اجازت یا سرکاری کاغذوں میں ذات کا خانہ حذف کر دینے یا ان میں سے کسی طامع فرد کو وزیر بھی بنا دینے سے تو پانچ ہزار سال کے ایک طرف کے احساس برتری اور دوسری طرف کے احساس کمتری کو زائل نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کے لئے تو ایک بہت بڑے معجزہ کی ضرورت ہے ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ یہ معجزہ نہ تو موجودہ کانگرسی لیڈروں اور نہ ان کے سرمایہ دار آقاؤں کے بس کی بات ہے ۔

باقی رہی یہ بات کہ آہستہ آہستہ تمام سوسائٹی ہموار ہو جائے گی ۔ اگر ابھی سے یہ کام باقاعدہ شروع کر بھی دیا جائے تو بھی اس کے لئے صدیاں درکار ہیں ۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا انسانیت اس وقت تک کا انتظار کر سکتی ہے ۔ مثال کے طور پر گاندھی جی کے کام ہی کو لیجئے ۔ اگر نمائشی باتوں کو حذف کر دیں ۔ تو ان کا کام بھی صفر کے برابر ہے آج تک ایک بھی مثال ایسی پیش نہیں کی جا سکتی ۔ کہ جو تمدنی عمیق خلیج ایک بھنگی اور برہمن کے درمیان حائل ہے اس کو عبور کیا گیا ہو ۔ ایک بھنگی خواہ کتنا ہی چلا چلا کر پکارے کہ میں ہندو مت کا پیرو ہوں ۔ کوئی برہمن تو کیا ادنےٰ درجہ کا ورن آشرمی بھی اسکو اپنی آغوش میں لینے کے لئے تیار نہیں ہے ۔

یہ خیال کہ آزادی کے بعد اچھوتوں کی فرقہ وارانہ کشمکش مٹ جائے گی محض

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

وہم ہے۔ ڈر تو یہ ہے۔ کہ یہ اور بھی چمکیگی۔ برطانوی اقتدار کے زیر اثر ورن آشرمی جوت پابہ زنجیر تھا۔ لیکن آزادی کے بعد تو وہ بالکل ہی آزاد ہو جائے گا۔ اور اور بھی کھیل کھیلے گا۔ جس کا نتیجہ لازمًا یہ ہوگا۔ کہ غیر آریہ یا دوسرے لفظوں میں غیر جاتی اقوام متحد ہو کر اس بھوت کے مقابلہ کیلئے اٹھ کھڑی ہونگی آج اگر کانگرس ان مخالف عناصر کو قابو میں رکھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ اس نے کوئی حقیقی علاج معلوم کر لیا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ محض اس کا عارضی رسوخ اور اقتصادی تفوق ہے۔ جو اس نے انگریز کی خوشامد کر کے حاصل کیا ہے۔ ممکن نہیں کہ آزادی کے بعد موجودہ کانگرس ان مخالف عناصر کو قابو میں رکھ سکے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

تقریبًا چار سال کا عرصہ ہوا۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ضربت الشمس کا حملہ ہوا تھا۔ ان دنوں دینی امور کے انہماک کی وجہ سے آپ کو آرام کا بہت کم موقعہ ملا۔ جس سے بیماری کلیتہً رفع نہ ہوئی۔ اور مسلسل نقاہت ہوتی چلی گئی۔ اب بھی کبھی کبھی بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔ خصوصًا گرمیوں میں تو شدت اختیار کر جاتی ہے۔ چنانچہ آج کل بھی کثرت کار اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

وقف جائیداد و آمد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ رجون تک بڑھادی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائیداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ رجون ۱۹۴۷ء تک بڑھادی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

۲۷ رجون کو قادیان میں بھرتی

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ڈیفنس کور یعنی ملٹری پولیس کی بھرتی ۲۲ رجون سے ۲۷ رجون تک ہوگی۔ اس لئے جملہ امیدوار ۲۷ رجون کو صبح ۱۱ بجے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ اس موقعہ پر عام فوجی بھرتی بھی ہوگی۔ میٹرک پاس نوجوان مستقل کلرک فوج میں بھرتی کئے جائیں گے۔ ۲۷ رجون کو صبح ۹ بجے بٹالہ میں بھی بھرتی ہوگی۔ بٹالہ کے اردگرد کے امیدوار بٹالہ کے ڈاک بنگلہ میں پیش ہو سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ ۲۹ رجون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ راحسان ۱۳۲۶ ھش مقرر ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا

عزیزی عباس احمد خاں جو کہ آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زیر ہدایت تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق سوئٹزرلینڈ میں ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ عباس احمد اب اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے دینی اور دنیاوی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عنقریب واپسی پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ ان کو کسی دینی مہم پر بھیجنے والے ہیں۔ اب جبکہ ایک بچہ پروان چڑھ چکا ہو۔ اور اس کے لئے کام کرنے کا وقت آگیا ہو۔ تو ایک دردمند باپ کے لئے یہ اندیشہ کس قدر دکھ اور تکلیف کا موجب ہو سکتا ہے کہ خدانخواستہ اسکی صحت اس کے فرائض کی سرانجام دہی میں حارج ہو۔ اس لئے ان احباب جماعت سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں درخواست ہے کہ حضور کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو کلی صحت عطا فرمائے۔ خیر و عافیت سے واپس لائے۔ اور جو فرائض اور ذمہ واریاں اس کے سپرد ہونے والی ہیں۔ ان کو قابلیت اور تندرستی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں اپنے حی و قیوم خدا کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک زندہ خدا کو پایا ہے۔ جو کہ سمیع و علیم ہے۔ ایک دفعہ بچپن میں عباس احمد بیمار ہوئے تھے اسی وقت وہ چار بہنیں ایک بھائی تھے۔ مجھے ان کی بیماری سے بے چینی اور گھبراہٹ لاحق ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تری نسلاً بعیداً۔ آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے عباس جوان ہیں۔ شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو دو اور بھائی بھی اب دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں میری کوئی شامت اعمال کسی نعمت سے محرومی کا موجب نہ ہو۔ وہ ستاری فرماتا ہوا اپنی عادت کے مطابق احسان۔ عفو اور درگذر کا معاملہ ہی کر رہا ہے۔ اور ہم سب اسکی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنے رہیں۔ خاکسار (نواب) محمد عبداللہ خاں

چندہ توسیع کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھنا ہے

چندہ توسیع تعلیم الاسلام کالج کے متعلق جو وعدے اور رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نظارت ہذا کے شائع کردہ اعلانات تحریکات اور یاد دہانی کی چٹھیوں پر توجہ نہیں کی۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس تحریک میں حصہ لیا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور کالج کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو مدنظر رکھ کر اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ اور پھر ان کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور فرماتے ہیں:- "میں جماعت احمدیہ کے مخلص احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دو لاکھ کی رقم کی کمی کو پورا کر دیں۔ تاکہ یہ کام تمام و کمال ہو کر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے۔"

اور دوسری جگہ فرمایا کہ:- "میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے۔ اس کام کے لئے آگے آگئے۔ تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔"

مقامی جماعتوں کے تمام سیکرٹریانِ مال سے بالخصوص اور دیگر عہدہ داران جماعت سے بالعموم درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر فرد کے پاس جا کر حضور کے ان ارشادات کو جو اوپر نقل کئے گئے ہیں سنائیں اور اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ کر کے اس کمی کو جلد سے جلد پورا کرا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (نظارت بیت المال)

موجودہ بدامنی اور ہندوستان

از مکرم جناب بھائی عبدالرحیم صاحب قادیان

اے سرزمین ہند ذرا اس وقت سے نصف صدی پہلے بسنے والوں کی داستان تو سن۔ ان کے اعمال کا جائزہ لے۔ اور اب اپنی موجودہ تہذیب پر بھی غور سے نظر انداز ہو۔ اے ہندوستان کیا تجھ میں اس وقت ایسے لوگ نہ تھے جو جانوروں کی پرورش کرتے۔ چیونٹیوں کے سوراخوں پر آٹا دانہ رکھتے۔ جانوروں کے لئے چھینکے لٹکاتے۔ تاکہ وہ گرمی کی تپش سے پانی پی کر چین کا سانس لے سکیں لنگر خانے جاری کرتے۔ اور بلا کسی پرسش کے آنے گئے کو کھانا کھلاتے پانی پلاتے اور کپڑوں سے ننگوں کا تن ڈھانکتے تھے۔ سانپ کے بل پر دودھ کا برتن رکھتے تھے۔ اور مسافروں بے گھروں کے لئے سرائیں بنواتے۔ اور ریگستانوں میں کنوئیں کھدواتے تھے گرمیوں میں سبیلیں لگاتے۔ اور جاڑوں میں لحاف تو شک کا سامان کرتے تھے۔ یہ نرم دلی یہ رحم یہ شفقت کیا انہوں نے اپنے بزرگوں اپنے آسمانی صحیفوں سے نہیں سیکھی تھی۔ صبح بے لبوں کو صدقہ وخیرات سے نوازا جاتا تھا۔ اور اس کو اپنے آنے والے دن کے لئے موجب برکت خیال کیا جاتا تھا۔ راجہ بھی ایسا کرتے تھے اور پرجا کا بھی اکثر یہی وطیرہ تھا۔ لیکن اے ہندوستان اب تیرے بسنے والوں کی تاریخ میں کیا اضافہ ہوا کہ تو اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہا ہے۔ کہ بچے یتیم ہو بلبلا رہے ہیں۔ کچھ بیوائیں ہیں جو سرد آہیں لے رہی تیری بستیاں اجڑ رہی ہیں۔ تیرے مسکنوں پر آگ کھیل رہی ہے۔ دل کانپ رہے ہیں۔ اور تیری حرکات پر انسان چھوڑ حیوان بھی لرزہ براندام ہیں۔ انسان کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے صرف ایک بالشت جگہ بھرنے کے لئے اور اس ستر کو ڈھانکنے کے لئے جس کو ½ گز کپڑا بھی بہت کافی ہے۔ کیا وہ سادھو کیا وہ درویش تجھ میں نہ تھے۔ جو دوسرے انسانوں کے لئے عمر بھر اس رنگ کی قربانی نہ کیا کرتے۔ تھے ضرور تھے۔ اور وہ شکریہ سے خدا کی یاد میں مگن بھی تھے۔ یہ تو نصف صدی کے پہلے اوتاروں کے اسباق کا نتیجہ تھا۔ اور ان آسمانی صحیفوں کی تعلیم تھی۔ جو انسانی ہاتھوں کی دستبرد سے بچتی ہوئی تمہارے دلوں میں سخاوت پیدا کر رہی تھی۔ اور مجسم رحمت بنکر تمہارے تمدن کو چار چاند لگا رہی تھی۔ اب یہ سب کچھ بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ تمدن کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ انسان انسان کے خون کا پیاسا ہے۔ حرص اور ہوس نے اژدہا سا مونہہ کھولا ہوا ہے۔ اور ہر ایک انسان الا ما شاء اللہ دوسرے کے لئے کچھ بھی دینے کے لئے تیار نہیں کیا تو ایسے انسانوں کو اپنی تاریخ کے صفحوں میں نام بنام ثبت کر کے فخر کرتی ہے۔ تیری ان کرتوتوں پر حیا اور تہذیب جتنا بھی ماتم اور نوحہ کریں وہ حق بجانب ہیں؛

حیف ہے اس انسان پر جو خالق کی مخلوق پر جور وستم کے منصوبے سوچتے ہوئے نہیں تھکتا۔ اور ایسی کامیابی ایسی ہا ک گیری اور ایسی ظفرمندی کو اپنا بہترین عمل سمجھ رہا ہے۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اقبت نا اندیش انسان جو بھی کرے تھوڑا ہے لیکن دنیا سے شرافت و نجابت اور انسانیت بھی بالکل مفقود نہیں ہو گئی۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ اور اے ہندوستان تیرے ایسے راہنماؤں کے اعمال کا تجزیہ بھی کر رہے ہیں۔ وہ تیرے راہ نماؤں کی تہذیب پر تیرے راہ نماؤں کے اخلاق پر تیرے موجودہ راہ نماؤں کی راہ نمائی پر سیر کن بحث کرینگے۔ اور وہ سب کچھ جو وہ انصاف سے کرینگے تیرے ماتھے پر تیرے راہنماؤں کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو کر دیر تک اپنی منحوس روش کا اعلان کرتا رہے گا۔ اور آہ تو دیر تک اس بدنمائی کو اپنے چہرہ کا طرۂ امتیاز بنائے رکھے گی۔ اے خطۂ ہند تیرے سامنے اب بھی ایک صحیفہ ہے جس پر انسانی تصرف بے جا نہیں ہوا۔ اور جس کی آواز یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ صحیح اعلان کر رہی ہے۔ اور اس پر کاربند ہونے سے از سر نو نیا تغیر پیدا ہونا ناگزیر ہے اس اعلان کا ترجمہ یوں ہے۔ اے زمین و آسمان کے مالک کی بات پر عمل کرنے والو تمہارا شیوہ میری مخلوق سے ایسا رہے۔ کہ تم اپنے لئے بھوک پسند کرو۔ اور دوسروں کو سیر کرو۔ اور پھر یہ صحیفہ اترا۔ وہ فرماتا ہے سید القوم خادمھم یعنی سردار وہ ہے جو قوم کے کام سدھارنے والا ہو اسی پر ہی عمل کر کے دیکھ لو۔ اے زمین و آسمان کے مالک اب تو اپنی ملک کی طرف محبت بھری آنکھوں سے دیکھ اور اس میں ایسے دیرپا خوشحال لوگ پیدا کر جو تیرے صفات کی طرح تیری مخلوق کی پرورش کریں۔ اور سب کی اصلاح کے لئے بے نفس ہو کر سرگرم رہیں۔ اور تو اپنی رحمت سے ایسا بھی بہت ہی جلد کر کہ جو تیری مخلوق کو جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ان کی دستبرد سے اپنی مخلوق کو بچا۔ آمین یارب العالمین۔ آمین یارب العالمین

بر وفات حسرت آیات حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

از جناب عبداللطیف صاحب ظہور۔ انگلش ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان

آج کیوں مغموم ہے ہر ایک گھر / آج کیوں زخمی ہوئے قلب و جگر
آج کیوں گلشن ہوا ویران سا / پھر رہا ہر ایک ہے حیران سا
کل جو تھا موجود وہ روپوش ہے / ہم کو تیری موت کا افسوس ہے
زندگی اور موت کا ہے بھید کیا / لوٹ کر آیا نہیں جو بھی گیا
پھول سے رخصت ہوئی بوئے وفا / ہم سے کیا رخصت ہوا درد آشنا
تو مجسم عشق کی تصویر تھا / تو سراپا علم کی شمشیر تھا
تو کہ تھا اک معدن علم و ہنر / تو کہ تھا ہر ایک سے شیر و شکر
تو کہ تھا ہر دم سرورِ قادیاں / تو کہ تھا اک احمدیت کا نشاں
تیری قربانی ہے دنیا میں مثال / عشق ہے تیرا جہاں میں بے زوال
تھی مسیحِ وقت کی جلوہ گری / بخشدی تجھ کو خدا نے سروری
کھینچ کر لایا تھا تجھ کو کس کا پیار / دشمنوں پہ ہے حقیقت آشکار
قادیاں آیا تو بس یہ قادیاں / بن گیا تیرے لئے دار الاماں
یا الٰہی کھولدے جنت کا در / آرہا تیری طرف ہے یہ بشر

بخشدے رحمت سے اپنی وہ مقام
ہو سکے تجھ سے جہاں وہ ہمکلام

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ دراصل خالقِ کائنات ربّ العالمین ہے۔ اس کے بیشمار صفات انسان کو حیاتِ دائمی دینے کے لئے خلق کر رہے ہیں۔ انسان کی حیات کی قیمت بالکل غیر معمولی ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ لمرضات اللہ لوجہ اللہ اپنی سعی میں اپنی زندگی کا آخری قطرہ بہا کر اسکی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتا ہے۔ گویا انسانی زندگی اور اسکی حیات اسکی دائمی زندگی کے لئے بطور سرمایہ کے ہیں۔ پس جو شخص انسان کی طبعی حیات کو جور و ستم سے فنا کرتا ہے۔ وہ گویا مالک الملک ربّ العالمین کی ربوبیت اور ملکیت پر ہی ڈاکہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ انسان کی اس سعی پر بھی ڈاکہ ڈالتا ہے جو اسکی دائمی زندگی کے لئے اس کو کرنی ضروری تھی۔ اور جو اس کے لئے موجبِ نجات اور موجب ثمرات اور اس کے اپنے خالق کی رضاجوئی کے لئے اور اس کی اپنی ابدی حیات کے لئے نہایت ہی قیمتی ذخیرہ بنائی گئی تھی۔ اور یہ ہر طرح صریح ظلم ہے۔ اور حق اور انصاف کے سراسر خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خونریزی کا محاسبہ سب سے پہلا محاسبہ رکھا گیا ہے۔ جو قیامت کے دن کیا جائیگا۔ ظالم اور جفاکیش سے انتقام لینا گو خدا کا کام ہے۔ لیکن اسکی نوعیت اور رنگ کی ہے۔ علیم و خبیر کے کام بدوں مصلحت بدوں حکمت نہیں ہوتے۔ جو کچھ بھی وہ کر رہا ہے۔ انسان کی حفاظت اس کے بچاؤ اور اسکی ربوبیت کی تکمیل کے لئے کر رہا ہے۔ اور اس کے ایسے فعل کبھی بھی اسکی رحمت کے لباس سے بالکل عریاں نہیں ہوا کرتے۔ برعکس انسان کے کہ یہ اندھا دھند اپنے غضب کا اجرا کرتا اور نہ حق اس مالک کی ملک میں دست برد اور بدون حکمت بدون انصاف اور بدوں حق اسکی مخلوق پر ظلم و ستم روا رکھتا چلا جاتا ہے۔ شاید یہ ایسا کرتے ہوئے اپنے اس ظالمانہ فعل کو سہل انگاری کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے نتائج سے اعراض پر اعراض سے کام لیکر آئی گئی بات سمجھتا ہوگا۔ ایسا نہیں ہرگز ایسا نہیں۔ مکافاتِ عمل لازمی ہے۔ اور اس کو ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ۔ جبکہ اپنے بندے کا خالق اپنے بندے پر ذرہ بھر ظلم پسند نہیں کرتا تو پھر کس کو شایاں ہے۔ کہ وہ دستِ تظلم دراز کرے۔ اور بدوں پاداش کے جیتا جاگتا رہے۔ پس اے ہندی باز آ اور اس مالک کی ملک میں فساد کی اندھیری کی ناروا گرد نہ اڑا۔ ورنہ تیری حیات کی سعی کا ثمرہ بھی نہایت ہی تلخ ہوگا اور تیری ابدی حیات کے دن بھی حسرات اور گریہ و بکا اور دکھ درد سے ہرگز ہرگز خالی نہ ہوں گے۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ۔ ہمارے نزدیک فرمانبردار اور مجرم کا رتبہ یکساں نہیں ہے۔ پس کتنا کم عقل ہے وہ انسان جو اتنی موٹی بات کو بھی نہیں سمجھتا۔ اور فساد ظلم اور جرائم سے ان کا انجام جانتے ہوئے بھی باز نہیں آتا۔ یاد رکھو تو کانٹے بو کر اچھی کشت کے ثمرات سے کیونکر متمتع ہو سکتا ہے۔ تو بھائی کے لئے کنواں کھود رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تو خود ہی اس میں گر کر اپنی جانِ شیریں تلف کر دے۔ کیا تو اپنے بُرے منصوبوں سے اس ربّ العالمین کی مخلوق کی حق تلفی کے نتائج پر نظر رکھتا۔ اور پھر اس میں انصاف کا شمّہ بھی روا رکھنا پسند نہیں کرتا۔ صرف اس لئے کہ تلذّ الاعین تیرا ہی سرمایہ بنا رہے۔ دیکھ تیری ایسی بری تدبیریں تیری ہی ناکامی کے لئے بطور اساس کے ہونگی۔ اور تو فلاح اور بامرادی کی منزل سے کوسوں دور رہ کر بدوں تلذّ الاعین اپنی جان دیدیگا۔ مالک ہر ذرہ کا وہ ہے۔ خلق اور ملک اسکی ہے۔ ان پر صرف اسی کی جلال بھری حکومت کام کرتی رہی ہے کرتی رہے گی۔ تو اپنی نادانی سے اس لاشریک کے صفات کے آڑے نہ آ۔ تو کمزور ہے تو کمزور ہے۔ ایاز قدرِ خویش بشناس۔ والسلام علٰی من احسن بخلقہٖ و نجا۔

دفتر قیامِ امن و صلح کا اجراء

موجودہ ایام میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کو ہر ممکن کوشش سے روکا جائے۔ یہ فسادات عموماً غلط افواہوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان سے بچنے کی غرض سے اور غلط افواہوں کی بروقت تردید کرنے کے لئے ص۳

تقررِ امرائے اضلاع

مندرجہ ذیل اضلاع کی جماعتوں کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اصحابِ ذیل کو یکم مئی ۱۹۴۹ء سے ۳۰ راپریل ۱۹۵۰ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ ان اضلاع کی جماعتیں مطلع رہیں۔

(۱) ضلع گجرات امیر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم (۲) ضلع سیالکوٹ امیر بابو قاسم الدین صاحب (۳) ضلع فیروزپور امیر پیر اکبر علی صاحب۔ نائب امیر بابو محمد فاضل صاحب۔

دیگر اضلاع کے امراء صاحبان کو بھی جہاں ضلعوار نظام منظور ہو چکا ہوا ہے۔ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ راپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے نیا انتخاب کر کے جلد رپورٹیں بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

ہر جماعت میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ مقامی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کے لئے ہر جماعت میں آڈیٹر مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ہر قسم کے چندوں کی پڑتال کرتا رہے۔ اور اس بات کی بھی نگرانی رکھے۔ کہ جملہ اقسام کے مرکزی چندے بروقت مرکز میں بھجوائے جاتے ہیں یا نہیں۔ اور جو بھی حسابی غلطیاں اسے معلوم ہوں۔ انکو معائنہ بک میں درج کر دے۔ تاکہ محاسب ان امور کی اصلاح کر سکے۔ غرض آڈیٹر مقامی جماعتوں کے حسابات کی صحت اور درستی کا ہر طرح سے ذمہ وار ہے۔ یہ عہدہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ اس لئے جن جن جماعتوں میں ابھی تک آڈیٹر مقرر نہ ہوئے ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ موزوں آدمیوں کا تقرر کر کے نظارت بیت المال کی بہت جلد منظوری حاصل کر لیں۔ تاکہ آڈیٹر اپنا کام شروع کر سکیں۔ (ناظر بیت المال)

زود نویسوں کی ضرورت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات اور حضور کی تقاریر قلمبند کرنے کے لئے بعض زود نویسوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو دوست اس خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ارسال فرمائیں۔ تعلیمی قابلیت مولوی فاضل یا اس کے قریب قریب ہونی چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

الفضل کا جنرل منیجر مقرر ہونے پر بہت سے دوستوں نے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ اکثر دوستوں نے اپنی چٹھیوں میں بعض ان کاموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو میری موجودگی میں کشمیر میں ہوئے۔ اس ضمن میں میں یہ واضح کر دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ کہ کشمیر میں میرے گیارہ سالہ قیام کے دوران میں جو بھی کام ہوا۔ میری کسی خوبی کے باعث نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل۔ حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور ہدایات کے طفیل ہوا ہے۔

اب الفضل کا جو کام میرے سپرد ہوا ہے۔ وہ بھی بہت اہم ہے۔ اور اس وقت بعض خاص مشکلات کا سامنا بھی ہے۔ اس لئے دوستوں کی خاص دعاؤں اور تعاون کی ضرورت ہے۔ یہاں بھی جو کچھ ہوگا۔ محض خدا کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں۔ ہدایات اور بزرگانِ سلسلہ اور احباب کی دعاؤں اور تعاون سے ہی ہوگا۔ (خاکسار عبد الواحد جنرل منیجر الفضل)

ص۴ دفتر قیام امن و صلح قادیان کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ دفتر ہر روز صبح سات بجے سے شام کے چھ بجے تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی عمارت میں کھلتا ہے۔ چونکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم قادیان اور اس کے ماحول میں ہر ممکن طریق سے امن قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اس لئے احباب کو

متیٰ نصر اللہ

(از جناب ملک سیف الرحمن صاحب واقف زندگی)

خداوند تعالیٰ کی متعدد صفات ہیں۔ لیکن اُس کی ہر صفت کا ظہور ایک خاص نظام اور ایک معین اصل کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہ اس کے لئے مجبور نہیں۔ لیکن اُس کی سنت یہی ہے۔ اور آغاز عالم سے لیکر آج تک ہمیں اس کی اس سنت کے خلاف نظر نہیں آیا اور وہ اس کا قول بھی اس سنت جاریہ کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتے ہیں۔ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا یعنی تو اس کی سنت جاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں پائیگا۔ وہ رزاق ہے۔ ہر جاندار کو رزق پہنچانے کا اُس نے ذمہ لیا ہے۔ لیکن یہ رزق ہمیں کس طرح ملتا ہے۔ یہ اس کی قدرت و حکمت کا ایک حیرت زا سین ہے۔ ہزاروں ہزار میل لمبے چوڑے پانی کے سمندر بنائے۔ اور اس پانی میں بخارات بن کر اُڑ جانے کی خاصیت پیدا کی۔ سورج کے ذمہ اُسے بخارات کی شکل میں تبدیل کرنے کا فرض عائد ہوا۔ ہوائیں مامور ہوئیں۔ کہ وہ ان بخارات کو اُڑا لے جائیں۔ دوسری طرف ان ہواؤں کے راستہ میں بڑے بڑے بلند پہاڑ کھڑے کر دیئے۔ تا وہ ان ہواؤں کو آگے بڑھنے سے روکیں۔ اور اس طرح وہ آگے بڑھنے کی بجائے اُدھر کی طرف اٹھیں کرہ زمہریر کی یہ ڈیوٹی مقرر ہوئی۔ کہ اُس کے دائرہ اثر میں آنے والے بخارات پھر پانی کے قطروں میں تبدیل ہو جائیں۔ کشش زمین کا عمل خود بخود شروع ہو گیا۔ اور چھم چھم چھم جھم موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ میدان جل تھل ہو گئے مُردہ زمین زندہ ہو گئی۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آنے لگا۔ یعنی بارش وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ لیکن بارش کا ہمیشہ برستے رہنا بھی مضر تھا۔ اس لئے کچھ بخارات برف میں تبدیل ہو گئے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں سفید دکھائی دینے لگیں۔ تا اس طرح وہ پانی جس کی خاصیت بلندی سے پستی کی طرف تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ بلند سے بلند چوٹی پر رُکا رہے۔ اور سورج کی گرمی سے آہستہ آہستہ پگھل کر میدانوں کو سیراب کرنے والے دریاؤں کی کمی کو سال بھر پورا کرتا رہے۔ پھر دریا ہر جگہ نہیں بہتے۔ اس لئے کچھ پانی زمین میں جذب ہو گیا۔ تا پانی کا یہ ذخیرہ چشموں اور کنوؤں کی شکل میں اس حصۂ زمین پر بسنے والوں کی ضرورت کو پورا کرے۔ یہ مظاہر قدرت کے فرائض تھے وہ جن کے لئے یہ سارا انتظام کیا گیا۔ اُن کے بھی کچھ فرائض ہیں۔ بے شک ان کو رزق پہنچانا رزاق مطلق کے ذمہ ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کہ رزق کھانے والے بھی اُسی طرح اپنے فرائض کو ادا کریں۔ جس طرح مظاہر قدرت اپنے اپنے فرض کو ادا کر رہے ہیں۔ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ انسان اپنی سعی و عمل کا پھل ہی کھا سکتا ہے۔ خون پسینہ ایک کر کے ہل جوتنے۔ موسم کے مطابق بیج ڈالنے عین وقت پر فصل کاٹنے اور پورے اہتمام کے ساتھ اُسے گھر لے جانے کے بعد ہی سال بھر کی روزی کی طرف سے اُسے اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ رب العزۃ کی صفت رزاقیت کا وہ ظہور ہے۔ جس کا تعلق مادی نظام سے ہے۔ بالکل اسی طرح اُس صفت کا روحانی ظہور بھی اسی قسم کے ایک وسیع نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ روحانی زمین بھی خشک ہو جاتی ہے۔ اور وقت پر روحانی بارش کی آمد اُسے زندہ کر دیتی ہے۔ یہ قلوب کی دنیا ہے۔ اور روحانی پانی الہام کا پانی ہے۔ روحانی پیاس کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے عین وقت پر اس کا مامور مبعوث ہو کر دست بدعا ہو تا ہے کہ

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

وہ ایک ایک کو ملتا ہے اور اُسے اس کے فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ کہ مادی رزق کی طرح روحانی رزق کے لئے بھی مسلسل قربانیوں کی ضرورت ہو گی۔ ان کے بغیر رضاء الٰہی کا حصول ممکن نہیں۔ نوح نے اپنے ماننے والوں کو یہی بتایا۔ ابراہیم نے اسی کا وعظ کیا۔ موسیٰ نے بار بار بنی اسرائیل کو اسی کی تلقین کی۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہتے ہوئے اپنی گم گشتہ بھیڑوں کی تلاش میں نکل گئے۔ اور سب سے آخر میں سرور انبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانثاروں کو اسی حقیقت سے آگاہ کیا۔ لیکن آپ کی یہ تلقین کچھ ایسے دلربا انداز میں تھی۔ کہ آپ کے جان نثار اپنی جان نثاری میں سب سے سبقت لے گئے اور اُنہوں نے قربانی کا وہ بے مثال نمونہ پیش کیا۔ کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ اور خود خالق ارض و سما نے عرش سے اپنی خوشنودی کی سند انہیں عطا کی فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کہ جب وہ تجھ سے سب کچھ قربان کر دینے کا تم سے قول اقرار کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کے اس جذبۂ قربانی سے خوش ہو رہا تھا۔ اس کے بعد جب مسلمان پھر سست ہو گئے۔ اور خواب غفلت میں پڑ کر سب کچھ بھول گئے۔ تو سنت قدیمہ کے مطابق اس بھولے ہوئے سبق کو یاد دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے زمانہ کے حالات کے مطابق جن قربانیوں کا مطالبہ اپنے متبعین سے مطالبہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اسلام اور احمدیت کی ترقی انہیں قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم ان قربانیوں میں انتہا تک پہنچ جائیں۔ تبلیغ حق۔ مالی جہاد یعنی وقف جائداد اور وقف زندگی ہی وہ ذرائع ہیں۔ جن کی تکمیل اشاعت اسلام کی تکمیل کا باعث ہو گی۔ ایمان و یقین عزم و استقلال کا وہ بلند معیار ہمیں پیش کرنا ہوگا جسے دیکھ کر مقابل پر آنے والا دشمن یہ محسوس کرے کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر اُسے انسان نظر نہیں آتے۔ بلکہ اُن پر موتیں سوار ہیں۔ جو اُن کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جب کہ امام آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہو کر اُس کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ متیٰ نصر اللہ اور رب العزۃ کے دربار سے نوید فتح پر مشتمل یہ حسین صدا آتی ہے۔

أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ

مقامی تبلیغ کی سرگرمیاں

تبلیغی رپورٹ از یکم جون ۱۹۴۷ء تا ۱۵ جون ۱۹۴۷ء

پچپن افراد نے بیعت کی

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین مقامی تبلیغ نے اپنے اپنے حلقہ جات میں تبلیغی دورے کئے انفرادی اور اجتماعی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کا رجحان عام طور پر ہماری طرف ہو رہا ہے۔ اور ہمارا کام دن بدن زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو اب یہ سمجھ آ رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز امام وقت کی اطاعت اور قبولیت میں ہی مضمر ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے مبلغین نے اپنے حلقہ کے قصبہ دیہات کا دورہ پیدل اور سائیکل پر کیا اور ہزارہا افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ان کی سعی و کوشش سے پچپن احباب نے بیعت کی۔

دو جگہ جہاں پہلے ایک ایک آدمی تھا۔ اب جماعتوں کا قیام ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

شکریہ احباب۔ میں ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو باقاعدہ صیغہ مقامی تبلیغ کی مالی امداد فرماتے رہتے ہیں۔ اور ان کا شکر گذار بھی ہوں۔ جو وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو تحریک فرماتے رہتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو

اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ہمارا کام بڑھ گیا ہے۔ اس لئے مالی بوجھ بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ بعدہٗ سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ احباب جماعت سے چندہ وصول کرنے وقت کچھ نہ کچھ مقامی تبلیغ کے لئے ضرور وصول کر لیا کریں۔ قطرہ قطرہ بہم شود دریا۔

نیز مقامی تبلیغ کو دیہاتی دورہ کے لئے سائیکلوں کی اشد ضرورت ہے۔ میں مخیر احباب کی خدمت میں پُر زور تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ سائیکل مہیا فرما کر تبلیغی سہولت بہم پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ

اضلاع ملتان منٹگمری ڈیرہ غازیخان

نظارت بیت المال کی طرف سے سید احمد شاہ صاحب مبلغ تحریک جدید کو اضلاع ملتان۔ منٹگمری و ڈیرہ غازیخان کی جماعتوں میں وقف جائداد و وقف آمد کے سلسلہ میں دورہ پر بھیجا جا رہا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ان سے تعاون فرماویں۔ (ناظر بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ایک نہائت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سر انجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سر دست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچ صد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہی کو ترجیح دی جائے گی دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

جلد ۱۴ نمبر ۱۴۷
روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جون ۱۹۲۷ء
648
Digitized by Khilafat Library Rabwah
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
گودھری - یا - "اکسیر اٹھرا"
طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص مرکب
ادویہ گو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا کہ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے۔ جنہیں مادر گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے وہاں روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الہٰی تصرف کے ساتھ رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہوا۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں ایرانی زعفران درجہ اول اور مشک تاتار درجہ اول ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کے اعلےٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دنیا میں اولاد بڑی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔
قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے
ملنے کا پتہ
طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان

ضروری خبریں

لاہور میں خوفناک صورت حالات

لاہور ۲۱ جون۔ آج دن نکلتے ہی شہر میں فرقہ وارانہ فساد خوفناک صورت اختیار کر گیا۔ اس کی ابتدا اس وقت ہوئی جبکہ سبزی منڈی میں ایک بم پھٹا۔ اور اس کے بعد فساد تمام شہر میں پھیل گیا۔ پولیس کو کئی مقامات پر گولی چلانا پڑی۔ اندرون شہر اور بیرون شہر میں ڈیڑھ صد مکانات کو آگ لگائی گئی۔ بالخصوص مزنگ بھاٹی گیٹ، موچی گیٹ، ڈبی بازار، کشمیری بازار اور دہلی دروازہ میں خوفناک آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں۔ بعض مقامات میں فریقین کے درمیان آزادانہ طور پر جنگ ہوتی رہی۔ شہر و سول لائنز میں ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق آج قریباً بیس اشخاص ہلاک اور ۵۰ اشخاص شدید مجروح ہوئے۔ متعدد مقامات پر ابھی تک آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔

سلہٹ میں استصواب رائے

نئی دہلی ۲۱ جون۔ گورنر جنرل نے ایک اعلان کے ذریعہ بتایا ہے کہ سلہٹ میں ریفرنڈم کے بارے میں کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا۔ استصواب رائے عامہ میں ووٹ کا حق محض ان اشخاص کو ہوگا۔ جو علاقہ ہذا سے اسمبلی کے لئے ووٹ دینے کے مستحق تھے۔ اس سلسلے میں ایک ریفرنڈم کمشنر مقرر کیا جائیگا۔ جو مناسب انتظام کرے گا۔

انتقال اقتدار کے سلسلے میں سرگرمیاں

لنڈن ۲۱ جون۔ باخبر سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں درجہ نو آبادیات قائم ہو جانے کے بعد اندرونی امن کی حفاظت کی ذمہ داری انگریزی فوج پر نہ ہوگی۔ وائسرائے ہند اور تقسیم کمیٹی کی طرف سے اس مطلب کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ تقسیم کے ساتھ تعلق رکھنے والے کاموں کو مرکزی سکرٹریٹ میں بہرحال دوسرے کاموں پر ترجیح دی جائے۔ مرکزی تقسیم

کا کام غالباً ۳۰ جولائی تک مکمل ہو جائیگا۔ وائسرائے کی ہدایت کے مطابق حکومت ہند کے ہر ایک ممبر اور سیکرٹری کی میز پر ایک کیلنڈر لگا دیا گیا ہے۔ جس میں جلی حروف میں درج ہے۔ اختیارات انتقال میں صرف ۵۵ دن باقی رہ گئے ہیں۔

امریکہ کی طرف سے ایران کو دس کروڑ روپیہ قرض

واشنگٹن ۲۱ جون۔ حکومت امریکہ نے حکومت ایران کو ۱۰ کروڑ روپیہ قرض دینا منظور کر لیا ہے۔ ایرانی سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں گذشتہ ماہ سے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس رقم سے ایران اپنی فوج کے لئے توپیں، ٹینک، لاریاں اور دیگر سامان جنگ تیار کرے گا۔ یہ قرضہ بندرہ سال میں ۳½ فیصدی شرح سے واپس کیا جائیگا۔

پنجاب اسمبلی کی لیگ پارٹی کی قراردادیں

لاہور ۲۱ جون۔ آج پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں متعدد اہم قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں گورنر پنجاب پر جانبداری کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور گورنر جنرل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ انہیں واپس بلالیں۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے حکومت پنجاب کے اس حکم کی مذمت کی گئی ہے جس میں اس نے مسلم لیگ کو امرتسر کے پناہ گزینوں کے لئے اشیائے خوردنی کی درآمد کی ممانعت کر دی تھی۔

پنجاب کے باؤنڈری کمیشن کے ممبر

لاہور ۲۱ جون معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کی مستقل حد بندی کے لئے جو کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس کی صدارت کلکتہ ہائی کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس کریں گے۔ کمیشن کے ممبروں کے سلسلے میں مسلمانوں کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد کے نام لئے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کی طرف سے جسٹس مہر چند مہاجن اور سکھوں کی طرف سے جسٹس تیجا سنگھ لئے جائیں گے۔ کمیشن کے سامنے ہندوؤں کی طرف سے مسٹر سیتلواد۔ اور مسلمانوں کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

پیش ہوں گے۔

یونان اور امریکہ میں معاہدہ

واشنگٹن ۲۱ جون۔ کل ایتھنز میں امریکہ اور یونان کے درمیان یونان کی اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے ایک معاہدہ قرار پایا۔ امریکہ کی طرف سے ایتھنز کے امریکن سفیر۔ اور یونان کی طرف سے اس کے وزیر خارجہ نے دستخط کئے۔ معاہدہ کی تصدیق اتحادی اقوام سے کرائی جائیگی۔

نئی دہلی ۲۱ جون گورنر جنرل کی طرف سے ایک اعلان مظہر ہے کہ بنگال اسمبلی میں موجودہ آئین ساز اسمبلی اور دوسری آئین ساز اسمبلی کے لئے ممبران کا انتخاب دوبارہ عمل میں لایا جائے گا۔ گورنر جنرل نے اس بارے میں ضروری ہدایات دیدی ہیں۔ عنقریب انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔

کلکتہ ۲۱ جون حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق تمام ریلوے ملازمین سے پوچھا جا رہا ہے کہ آیا وہ پاکستان میں سروس کرنا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

نیویارک ۲۱ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ کراچی سے لنڈن جاتا ہوا ایک امریکن ہوائی جہاز شدید حادثے کی وجہ سے پاش پاش ہو گیا۔ ۳۷ میں سے ۱۵ مسافر ہلاک ہوئے۔

نئی دہلی ۲۱ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کا پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ ۱۲ اگست تک نہیں توڑا جائے گا۔ بلکہ اس کے بعد بھی وہ قائم رہے گا۔ صرف اس کا نام بدل کر دفتر ریاستی تعلقات رکھ دیا جائے گا۔ اور اس کے موجودہ دائرہ کار اور اختیارات میں قدرے تبدیلی کر دی جائے گی۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

وعدہ جات حفاظت مرکز کے متعلق جماعتیں فوری توجہ کریں!

مورخہ ۲۰ جون کے خطبہ جمعہ میں وعدہ جات حفاظت مرکز کے متعلق یاد دہانی کراتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ (جماعتوں کے ⅔ حصوں کے وعدے آچکے ہیں۔ اور ⅓ حصہ کے وعدے ابھی تک نہیں آئے۔ یہ بات نہایت افسوسناک ہے ہم نہیں چاہتے کہ جماعتوں کا ⅓ حصہ بھی اس تحریک میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ جس قسم کی قربانی میں ⅔ جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ باقی ⅓ حصہ جماعتوں کا اس میں شامل نہ ہو سکے۔ جہاں جہاں ہمارے مبلغین اور انسپکٹران پہنچے ہیں۔ انہیں فوری طور پر کوشش کر کے بقیہ جماعتوں کے وعدے بھجوانے چاہئیں۔ اور جہاں ہمارے مبلغین اور انسپکٹران نہیں پہنچ سکے۔ وہاں جماعتوں کو خود اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے اپنے وعدے تاریخ مقررہ سے پہلے مرکز میں بھیجنے چاہئیں)

لہٰذا تمام جماعتوں سے پر زور استدعا ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کے پیش نظر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں خدا کا خلیفہ خدا کے ارادوں سے خبر پا کر اپنی جماعت کو بار بار بیدار کر رہا ہے۔ اور اسے اپنے مقام سے آگاہ کر رہا ہے۔ ہر جماعت کے فرد کا فرض ہے کہ وہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست دعاء

نبی سر روڈ (سندھ) مرزا صالح علی صاحب بذریعہ تار احباب کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔